Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ ۔ ۲ شہادت ۱۳۵۶ہش ۔ ۲ اپریل ۱۹۷۷ء | نمبر ۷۳

مرکزِ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں

جماعتِ احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلس مشاورت کا بابرکت افتتاح

اجتماعی دُعا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

اسلام کے حق میں دُنیا کے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کرو

ایجنڈے کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے چار سب کمیٹیوں کا تقرر

ربوہ یکم شہادت ۱۳۵۶ہش (یکم اپریل ۱۹۷۷ء) آج بروز جمعۃ المبارک، چار بجے سہ پہر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ہال "ایوانِ محمود" میں جماعتِ احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلس مشاورت اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اجتماعی دعا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور اور بصیرت افروز افتتاحی خطاب کے ساتھ شروع ہوگئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے افتتاحی خطاب میں جماعت ہائے احمدیہ کے نمائندگان کو زرّیں نصائح کرتے ہوئے بتایا کہ جماعتِ احمدیہ اِس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی زندگی کے ایک نہایت اہم موڑ میں سے گزر رہی ہے دُنیا بھر کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا جو فریضہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے سپرد کیا گیا ہے وہ اب نمایاں ہو کر سامنے آگیا ہے۔ دُنیا میں اسلام کے حق میں بڑی اہم تبدیلی واقع ہو رہی ہے اس لئے ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ بدلتے ہوئے حالات کے مطابق اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی پیدا کر کے اپنی ان اہم ذمہ داریوں کو ادا کرے جو اس پر عائد ہوتی ہیں۔ ہم نے دُنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنا ہے مگر یہ انقلاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کے مطابق اخوّت، محبّت، پیار، ہمدردی، بھلائی اور خیر خواہی پر مشتمل روحانی انقلاب ہے اس کے بپا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم دعاؤں، قربانیوں اور جِدّ و جہد کے ذریعہ اپنے دامن کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں سے بھرنے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور کی تشریف آوری اور اجتماعی دعا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ چار بجے سہ پہر ایوانِ محمود میں تشریف لائے۔ ملک کے اطراف و جوانب سے تشریف لانے والے احمدی جماعتوں کے نمائندگانِ کرام نے کھڑے ہو کر حضور کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ حضور کے کُرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جو حضور کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمائی۔ آپ نے سورہ الشوریٰ کا چوتھا رکوع تلاوت فرمایا جس کے بعد حضور نے پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔

حضور کا بصیرت افروز خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہّد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد پہلے مجلس شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز کے قواعد اور طریقِ کار کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جماعتوں کے عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ ان قواعد اور طریقِ کار کو احبابِ جماعت پر اچھی طرح واضح کرتے رہیں۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ اس وقت ہماری جماعت اپنی زندگی کے ایک نہایت اہم موڑ میں سے گذر رہی ہے۔ ساری دُنیا کو مسلمان بنانے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا جو فریضہ اس کے سپرد کیا گیا ہے وہ اب نمایاں ہو کر سامنے آگیا ہے۔ بیرونی ممالک کی جماعتوں کے اخلاص اور ان کی قربانیوں میں جو وسعت پیدا ہو رہی ہے اس کی وجہ سے ضروری ہے کہ ہم لوگ جو کہ مرکزی حیثیت رکھتے ہیں اپنی بدلتی ہوئی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور انہیں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ حضور نے فرمایا اسلام کی بدولت دُنیا میں پہلی بار زبردست روحانی انقلاب اور پھر مسلسل آگے کی طرف (باقی صفحہ ۶ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

ضعف کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

کل بخار ہلکا رہا مگر بے حد کمزوری ہو گئی ہے اور نیم بے ہوشی کی کیفیت ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ یکم شہادت (اپریل) آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ حقیقی اطمینان اور قلبی سکینت انسان کو ذکرِ الٰہی سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ حضور نے فرمایا قرآن کریم میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جو لوگ ذکرِ الٰہی سے اعراض کرتے ہیں وہ بے چینی اور بے اطمینانی کی زندگی گزارتے ہیں۔ اگر ہم موجودہ زمانہ کی حالت کا تجزیہ کریں تو ہمیں ہر طرف بے اطمینانی نظر آتی ہے۔ طاقت ور اقوام اپنی طاقت میں اضافہ کے لئے مہلک ہتھیار بناتی ہیں اور پھر اس خوف میں مبتلا ہو جاتی ہیں کہ ان سے کہیں دُنیا خطرناک تباہی سے دوچار نہ ہو جائے۔ پھر وہ ان ہتھیاروں کو محدود کرنے کی کوشش کرتی ہیں مگر اس کے لئے جو طریق تجویز کرتی ہیں وہ ان ہتھیاروں کو اور زیادہ پھیلانے کا موجب ہو جاتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں بے اطمینانی میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا قرآن عظیم نے آج سے چودہ سو سال قبل اس حقیقت کا اعلان کر دیا تھا کہ ذکرِ الٰہی سے غفلت کے نتیجہ میں جہنم کی زندگی دُنیا کا مقدر بن جائے گی۔

حضور نے فرمایا قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ دُنیا کی کوئی چیز بے مقصد نہیں۔ مومن عُسر اور یُسر دونوں حالتوں میں (باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ر شہادت ۱۳۵۶ ہش
۲ر اپریل ۱۹۷۷ء

غلبۂ اسلام کے ضمن میں ہمارا ایک بنیادی فرض

ہم گزشتہ شمارہ میں قرآن مجید کی رُو سے اِس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ مامورینِ الٰہی کی بعثت کی ایک غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ ایسے مومنوں کی ایک جماعت بنائیں جو تبلیغی لحاظ سے گرم جوشِ فطرت اور قوّتِ جاذبہ رکھنے والے ہوں تا کہ حق کے متلاشی ان کی طرف کھنچے چلے آئیں اور اِس طرح رفتہ رفتہ حق دُنیا میں غالب آ کر اُس کی کایا پلٹنے کا موجب بنے۔

ہم نے واضح کیا تھا کہ پہلے مرحلہ کے طور پر مامورینِ الٰہی اپنے متبعین میں یہ دونوں صفات اپنی قوّتِ قدسیہ کی مدد سے پیدا کرتے ہیں اور دوسرے مرحلہ کے طور پر اللہ تعالیٰ قسم ہا قسم کے ابتلاؤں کے ذریعہ اُن کے اِن ہر دو اوصاف کو جلاء دیتا چلا جاتا ہے۔ ابتلاؤں کے دوران ان کے متبعین صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اور مسابقت الی الخیرات کے تحت نیکیوں میں مسلسل ترقی کر کے اپنی گرم جوشِ فطرت اور قوتِ جاذبہ کو ترقی دیتے چلے جاتے ہیں۔

چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اِس آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اِس لئے آپ نے پہلے اپنی خداداد قوتِ قدسیہ کی مدد سے اپنے متبعین کو تبلیغی جوش اور قوتِ جاذبہ کے اوصاف سے متصف کیا اور پھر انہیں یہ نصیحت فرمائی کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے وارد ہونے والے ابتلاؤں میں صبر کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اور پورے تعہد کے ساتھ نیکیاں بجا لا کر اپنے ان دو اوصاف کو جلاء دیتے چلے جائیں تاکہ وہ لوگوں کے دل جیتنے اور انہیں اسلام کا والہ و شیدا بنانے میں کامیاب ہو سکیں اور عند اللہ سرخرو قرار پا سکیں۔ جہاں تک اپنی خداداد قوتِ قدسیہ کے ذریعہ اپنے متبعین کی کایا پلٹنے کا تعلق ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے دعویٔ ماموریت کے ساتھ یہ بھی اعلان فرمایا:-

"خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامتِ خاص سے اِس عاجز کی دعاؤں اور اِس ناچیز کی توجہ کو اُن کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے۔ اور اُس قدوس جلیل الذّات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیتِ باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور انکی آلودگی کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبّت کرنے لگتا ہے، اور ان کے لئے وہ رُوحِ قدس طلب کروں جو الوہیتِ تامہ اور عبودیتِ قاطعہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور روحِ خبیث کی تکفیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفسِ امّارہ اور شیطان کے تعلقِ شدید سے جنم لیتی ہے سو میں بتوفیقِ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اِس سلسلہ میں داخل ہونا بصدقِ قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح ان کے تمام وجود میں دوڑ جائے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے جو داخلِ سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہو گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اِس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دُنیا میں محبّتِ الٰہی اور توبۂ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن و صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اُس کا ایک خالص گروہ ہو گا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زلیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔"

(اشتہار ۴ر مارچ ۱۸۸۹ء)

چنانچہ فی الحقیقت ایسا ہی ہوا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوتِ قدسیہ کے ذریعہ آپ کے صحابہ میں ایسی پاک تبدیلی رونما ہوئی کہ سنگریزے ہیروں کی طرح دمکنے لگے اور خاک کے پُتلے عالمِ بالا کی مخلوق بن کر تاریکی میں لپٹی ہوئی دُنیا پر نور برسانے لگے۔ پھر آپ نے ان کی زندگیوں میں یہ محیّر العقول انقلاب برپا کرنے کے علاوہ انہیں خبردار فرمایا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ کے ماتحت بڑے بڑے ابتلاؤں میں سے گزرنا پڑے گا ان کا فرض یہ ہے کہ وہ صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھا کر اور روحانیت میں ترقی کر کے دوسرے لوگوں کی اصلاح یابی کے جوش اور اثر انگیزی کے وصف کو جلاء دیتے چلے جائیں تاکہ ایک دُنیا کو ہدایت کی راہ پر گامزن کرنے کا موجب بنیں۔ چنانچہ آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:-

"ہمارے لوگ مخالفین سے سختی سے پیش نہ آیا کریں۔ ان کی درشتی کا نرمی سے جواب دیں اور ملاطفت سے سلوک کریں۔ چونکہ یہ خیالات جو مدتِ مدید سے ان کے دلوں میں ہیں رفتہ رفتہ ہی دُور ہوں گے اِس لئے نرمی سے کام لیں، اگر وہ سخت مخالفت کریں تو اعراض کریں۔ مگر اِس بات کے لئے اپنے اندر قوتِ جاذبہ پیدا کرو۔ اور قوتِ جاذبہ اُس وقت پیدا ہو گی جب تم صادق مومن بنو گے۔ اور اگر تم صادق نہیں تو تمہاری نصیحت ایسی ہے جیسے پرنالہ کا پانی موجبِ فساد ہوتا ہے۔

پس صادق کے واسطے ورزش کی اشد ضرورت ہے ... تم روحانی قویٰ میں ورزش کر کے روحانی پہلوان یعنی صادق مومن بنو ..... مالی کی غریبی اور کمزوری جدا چیز ہے، روحانی قوت ہونی چاہیئے۔ ہاں کشش میں بھی وہی سعادت مند ہوتے ہیں جن کو کچھ مناسبت ہوتی ہے مثلاً انجن سرد ہے تو فائدہ نہیں دے سکتا۔ اگر خوب گرم ہے تو سَو گاڑی بھی لے جاوے گا۔ پس گرم اور پُر تاثیر مومن بنو۔ اِس ہماری جماعت کے واسطے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ دُنیا میں پھیلے گی۔ پھر اگر طاقت والے اور اس کے پھیلانے والے اَور لوگ ہوں گے تو تم نے کیا حاصل کیا؟ ...

ہماری جماعت بھی اگر بیج کا بیج ہی رہے گی تو کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ جو رَدّی رہتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو بڑھاتا نہیں۔ پس تقویٰ، عبادت اور ایمانی حالت میں ترقی کرو۔ اگر کوئی شخص مجھے دجّال اور کافر وغیرہ ناموں سے پکارتا ہے تو تم اِس بات کی کچھ بھی پرواہ نہ کرو کیونکہ جب خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے تو مجھے ان کے ایسے بدکلمات اور گالیوں کا کیا ڈر ہے ..

... خدا تعالیٰ تمہیں بخشے اور تمہارے گناہوں سے تمہیں مخلصی دے اور تمہاری کمزوریوں کو تم سے دُور کرے اور اعمالِ صالحہ اور نیکی میں ترقی کرنے کی توفیق دیوے۔ آمین۔"

(الحکم ۱۰ر اکتوبر ۱۹۰۲ء بحوالہ ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۳۲ تا صفحہ ۲۳۴)

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اور نیکیاں بجا لانے میں استقامت اختیار کر کے اور اِس طرح روحانیت میں مسلسل ترقی کر کے پیغامِ حق کی اشاعت میں اپنی گرم جوشِ فطرت اور جذب و کشش کی قوت کو ترقی دیتے چلے جائیں تا خدا تعالیٰ دُنیا بھر میں غلبۂ اسلام کے سامان کرتا چلا جائے اور حق پورے طور پر غالب آ کر اِس دُنیا کو حق و صداقت سے اِس طرح معمور کر دے جس طرح سمندر پانی سے معمور ہیں۔

لازمی چندے تو کم از کم معیار ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں وہ بہرحال آپ کو ادا کرنے چاہئیں۔ لازمی چندے مختلف ادوار میں سے گذر کر کم سے کم ایمان کے معیار کو بتاتے ہیں۔" (خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۹ر فتح ۱۳۵۱ ہش)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّد الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع شان

(از مکرم مولوی نور الحق صاحب انور مربی سلسلہ احمدیہ)

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اس قسم کی شدید بت پرست اور عناصر پرست قوم کی اصلاح اور ان کی ہدایت و ارشاد تھا۔ یہ کام آپ کی کٹھن اور نازک ذمہ داری تھی جس سے عہدہ برآ ہونا اس صورت میں ممکن تھا کہ کلّموا الناس علیٰ قدر عقولہم کے مشہور اصول کے مطابق قوم کے مسلمات کے مطابق دلائل قائم کیا جاتا۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریق مبارک یہی تھا کہ ایک تو آپ قوم کے مسلمات کی بناء پر بات کرتے دوسرے نظری اور فکری دلائل دینے کی بجائے آپ عام فہم پیرایہ میں واقعاتی امور اور دلائل پیش فرماتے سورۃ الصافات کی مندرجہ بالا آیات میں بیان فرمودہ واقعہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی اسلوب اور مؤثر طریق کو اختیار فرمایا اور آپ نے اس اہم معاملہ کے وقت جو آپ میں اور قوم کے درمیان خدائے رب العالمین اور معبودان باطلہ کے متعلق ہو رہا تھا۔ بجائے کسی فکری و عقلی اور نظری دلیل کے ان کے مسلمات پر مبنی اور گویا ان کے گھر کی ایک واقعاتی اور حق و باطل میں موازنہ کے لئے ایک مشاہداتی دلیل پیش کی جو یہ تھی کہ فَنَظَرَ نَظْرَۃً فِی النُّجُوْمِ یعنی آپ نے عین بحث کے دوران علیٰ رؤوس الاشہاد علم نجوم کی رو سے ستاروں کی حرکات اور چال میں غور کیا کہ قوم کے اس مسلمہ علم کی رو سے ستاروں کی زیچگی کیا اشارہ کرتی ہے۔ عربی زبان میں نَظَرَ فعل کے بعد جب فی کا صلہ آئے اور کہا جائے نَظَرَ فِی الْاَمْرِ تو اس کے معنی معاملہ میں غور و فکر اور تدبر کرنے ہوتے ہیں چنانچہ علامہ راغب اپنی لغت قرآن کی مشہور کتاب "المفردات فی غریب القرآن" میں لکھتے ہیں:۔

وَنَظَرْتُ فِی کَذَا تَاَمَّلْتُہٗ

یعنی جب یہ فقرہ کہا جائے نَظَرْتُ فِی کَذَا تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ تو نے اس معاملہ میں غور و فکر کیا اس کے بعد علامہ موصوف اس آیت زیر بحث کے متعلق لکھتے ہیں

"نَظَرَ نَظْرَۃً فِی النُّجُوْمِ اَیْ فِیْ عِلْمِ النُّجُوْمِ"

یعنی اللہ تعالیٰ نے جو قرآن کریم میں حضرت ابراہیمؑ کے

نَظَرَ نَظْرَۃً فِی النُّجُوْمِ

فرمایا ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ نے علم نجوم کی رو سے غور و فکر اور تدبر کرتے ہوئے گویا ستاروں کی چال میں گہری نظر کی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے بھی اسی معقول کو اپناتے ہوئے اس آیت کے متعلق تفسیر صغیر میں یہ تشریحی نوٹ درج فرمایا ہے

"یعنی اپنی قوم کے دستور کے مطابق ستاروں کی چال سے اندازہ لگایا جیسا کہ قرآن کریم بتا چکا ہے۔ ابراہیم ان باتوں پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ مگر اپنی قوم کو شرمندہ کرنے کے لئے اس نے کہا کہ تمہاری جوتش کے اصول سے تو میں بیمار ہونے والا ہوں مگر دیکھنا کہ خدا تعالیٰ مجھے کیا توفیق دیتا ہے اور تم کو جھوٹا ثابت کرتا ہے۔"

(تفسیر صغیر سورۃ الصافات)

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ

یعنی حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ علم نجوم کی رو سے اور ستاروں کی چال سے بالفاظ دیگر زائچہ سے جو کچھ میرے متعلق ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ میں سقیم ہوں۔ اس جگہ حضرت ابراہیم کا قول انی سقیم اپنے اندر خاص مفہوم رکھتا ہے اس کے لئے مندرجہ قابل غور ہیں:۔

اول:۔ یہ جملہ اسمیہ ہے اور وہ بھی مؤکدہ یعنی اِنَّ کی تاکید کے ساتھ اسکو مؤکد کیا گیا ہے چونکہ عربی زبان میں جملہ اسمیہ ثبوت اور دوام پر دلالت کرتا ہے اسلئے اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ علم نجوم کی رو سے میں یقینی اور دائمی طور پر سقیم ہوں گا۔

دوم:۔ اس فقرہ میں سقیم کا لفظ استعمال کیا گیا ہے مریض یا علیل وغیرہ کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا اور یہ بات قرآن حکیم اور خدائے حکیم کے پُر حکمت کلام میں حکمت سے خالی نہیں اور خالی نہیں ہو سکتی کیونکہ لغت عربی کی رو سے مرض اور سقم میں فرق ہے۔ علامہ راغب اس فرق کے علاوہ راغب اس فرق کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

اَلسَّقَمُ الْمَرَضُ الْمُخْتَصُّ بِالْبَدَنِ وَالْمَرَضُ قَدْ یَکُوْنُ فِی الْبَدَنِ وَفِی النَّفْسِ نَحْوَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَرَضٌ۔

یعنی "لفظ سُقم یا سَقم (دونوں صحیح ہیں) مخصوص طور پر جسمانی نقص اور بدنی عیب اور جسمانی بیماری کے لئے بولا جاتا ہے جبکہ مرض کا لفظ جسمانی اور قلبی و نفسی دونوں طرح کی بیماریوں کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔ جیسے قرآن کریم میں منافقوں کے متعلق آتا ہے فی قلوبہم مرض یعنی ان کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری تھی"

(المفردات)

پس اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام قوم سے فرماتے ہیں کہ دیکھو علم نجوم کی رو سے جس کی صحت میں تمہارے نزدیک شک کی گنجائش نہیں میرے متعلق جو یقینی اور حتمی بات ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ میں بدنی اور جسمانی طور پر ایسا دائمی نقص رکھنے والا اور ناقابلِ اصلاح کمزور و بیمار ہوں کہ اس بنیادی عیب کے باعث کسی کام کے قابل نہیں یہاں تک کہ میرے ہاں اولاد کا ہونا بھی ممکن نہیں چونکہ یہ بات نہ صرف قوم کے مسلمات اور ایمانیات بلکہ ان کی عین منشاء مرضی اور خواہش کے مطابق تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قوم کے لوگ یہ بات سنتے ہی اسے علیحدہ چھوڑ کر اس خیال سے شاداں و فرحاں چلے گئے کہ اب چنداں فکر کی ضرورت نہیں۔ ہمارے معبودوں کی انگلی کے اشارہ اور ہمارے نجوم کی تحریر بھی ابراہیم کے خلاف جا رہی ہے۔ اب وہ یقینی اور حتمی طور پر ناکام و نامراد بے اولاد و بے ثمر رہے گا۔

خدائے حی و قیوم اور قادر و توانا رب العالمین کے خلیل نے ان کے جاتے ہی معجزنما اور علم نجوم کو غیر یقینی ثابت کرنے کے لئے پہلا کام یہ کیا۔

فَرَاغَ اِلٰۤی اٰلِہَتِہِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْکُلُوْنَ۔ مَا لَکُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ۔ فَرَاغَ عَلَیْہِمْ ضَرْبًا بِالْیَمِیْنِ۔ فَاَقْبَلُوْۤا اِلَیْہِ یَزِفُّوْنَ۔ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ۔ وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ۔ قَالُوا ابْنُوْا لَہٗ بُنْیَانًا فَاَلْقُوْہُ فِی الْجَحِیْمِ۔ فَاَرَادُوْا بِہٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰہُمُ الْاَسْفَلِیْنَ۔

(صفت ۹۱ تا ۹۹)

یعنی وہ چپکے سے ان کے معبودوں کی طرف گیا اور انہیں دیکھ کر کہا کیا تم کھاتے پیتے نہیں تمہیں کیا ہوا کہ تم بولتے بھی نہیں؟ پھر چپکے سے اچانک اپنے دائیں ہاتھ سے ایک کاری ضرب ان پر لگائی جب لوگوں کو خبر ہوئی تو وہ اس کی طرف دوڑتے ہوئے آئے (ابراہیمؑ نے ان سے) کہا کیا تم اپنے ہاتھ سے تراشے ہوئے بتوں کی پوجا کرتے ہو۔ حالانکہ اللہ نے تمہیں بھی پیدا کیا ہے اور تمہارے ذرائع اعمال اور اعضاء کو بھی۔ اس پر ان لوگوں نے کہا کہ اس کے اردگرد ایک چار دیواری کھڑی کر دو اور اس میں آگ جلا کر اس کو اس دہکتے شعلوں میں پھینک کر جلا دو اس طرح انہوں نے ابراہیمؑ کے متعلق ایک خطرناک منصوبہ بنایا مگر ہم نے ان کو ناکام کرکے ذلیل و رسوا کر دیا۔"

ان آیات میں مشہور واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ جب کہ حضرت ابراہیمؑ کو توحید کی تبلیغ نہ تہس نہس کرنے کی پاداش میں آپ کو مخالفوں نے زندہ آگ میں جلانے کی کوشش کی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو الانبیاء کی معجزانہ حفاظت فرمائی۔ چنانچہ سورۃ انبیاء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالُوْا حَرِّقُوْہُ وَانْصُرُوْۤا اٰلِہَتَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ۔ قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰہِیْمَ۔ وَاَرَادُوْا بِہٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰہُمُ الْاَخْسَرِیْنَ۔

(الانبیاء)

یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تو اس کا علم ہونے پر غصہ میں آ کر وہ لوگ کہنے لگے اس شخص کو زندہ جلا دو اور اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معبودوں کی اس طرح مدد کرو اگر تم نے کسی اقدام کا ارادہ کیا ہے تب ہم نے کہا اے آگ! تو ابراہیم کے لئے ٹھنڈی بھی ہو جا اور اس کے لئے سلامتی کا باعث بھی بن جا اور انہوں نے اس (ابراہیم) سے برا سلوک کرنا چاہا۔ مگر ہم نے ان کو ناکام و رسوا کر دیا۔

حضرت ابراہیمؑ نے اپنے دائیں ہاتھ سے معجزنما ثابت کرنے کا کارنامہ سرانجام دینے کے بعد قرآن کریم کے بیان کے مطابق دوسرا کام یہ کیا کہ

وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ۔ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ۔

(الصافات)

یعنی "یہ کہا کہ میں اپنے رب کی طرف جا رہا ہوں (یعنی اس کی راہ میں ملک و قوم سے ہجرت کر رہا ہوں) وہ ضرور مجھے کامیابی کی راہیں دکھائے گا (اور یہ دعا مانگی) اے میرے رب مجھے نیکوکار اولاد عطا فرما"

اس آیت سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ انی سقیم کا مطلب یہی تھا کہ علم نجوم اور ستاروں کی چال سے بھی مترشح ہوتا تھا کہ نعوذ باللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اولاد کے ناقابل ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ نے صالح اولاد کے حصول کے لئے رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ کے الفاظ میں دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے اپنے بت شکن اور توحید پرست بندے کی دعا کو سنا اور اس کو بپایۂ قبولیت جگہ دیتے ہوئے فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ کہکر "اسے ایک حلیم لڑکے کی بشارت دی" یہ فرزند حلیم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند اکبر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تھے جو حضرت ابراہیمؑ کی دعاؤں کے بعد خدائی بشارت کے بعد حد درجہ غیر معمولی حالات میں آپ کے ہاں پیدا ہوئے۔ وسبحان الذی یخلق ما یشاء ویختار

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق یہ وہ اخبار غیبیہ ہیں جن کا اظہار اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک رسول سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآنی وحی کے ذریعہ کیا یہ حقائق نزولِ قرآن اور بعثتِ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے دنیا سے ناپید اور دنیا کی نظر سے مستور ہو چکے تھے بلکہ تحریف کے ہاتھوں بگڑ کر اور مسخ ہو کر قابل اعتراض افسانے کا رنگ اختیار کر چکے تھے حتیٰ کہ لوگوں نے ازراہِ ظلم یہاں تک کہنا شروع کر دیا کہ انی سقیم کہکر نعوذ باللہ حضرت ابراہیم نے ایک جھوٹ بولا ورنہ حقیقت میں آپ بیمار نہ تھے قرآن کریم نے یہ حقائق اور سچے واقعات بیان فرما کر خدا کے برگزیدہ نبی حضرت ابراہیمؑ کی نہ صرف پوزیشن صاف کی بلکہ انہیں الٰہی معجزات اور عظیم الشان خدائی نشان قرار دیا جس سے خدا اور اس کے رسول کی صداقت و حقانیت ثابت ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا ہو اور نہ ہزاروں ہزار درود اور سلام ہوں اس کے پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کے سردار پر کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی صداقت پر ہمارا ایمان اور بھی فزوں ہو جاتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ قرآنی بیان کی صداقت کا ثبوت تورات اور قدیم صحائف سے بھی کسی نہ کسی طرح مل ہی جاتا ہے موجودہ تورات اور اہل کتاب کے دوسرے صحائف یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ کے مطابق تحریف و مسخ کا بری طرح شکار ہو چکے ہیں لیکن مذکورہ بالا قرآنی بیان کی صداقت کا اقرار ان میں بھی پایا جاتا ہے۔ تورات کی کتاب اوّل پیدائش کے متن میں ایک آیت آتی ہے جس کے الفاظ موجودہ تورات میں یوں لکھے ہیں:۔

"اور خدا اس (ابراہیم)
کو باہر لے گیا اور کہا کہ اب
آسمان کی طرف نگاہ کر اور
ستاروں کو گن اگر تو انہیں
گن سکے اور خدا نے کہا
کہ تیری اولاد ایسی ہی ہوگی"
(پیدائش ۱۵/۵)

تورات کا مشہور یہودی مفسر "رشی" (RASHI) اپنی عبرانی تفسیر میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں ان کی عبرانی عبارت عربی رسم الخط میں یوں ہے:۔

وَلفِی مِدْرَاشِی اَمَرْ
لَهُ صِیْ مِاِ سطجنی
نوت سَیِلکْ شُرِائِیْت
بِمَزْلوت شَیَاَ بِیَنکْ
عَقِیْد لِهَعَمِیْد بِنْ اَبْرَام
اِنْ لَهُ بِنْ اَبَلْ اَبْرَاهَام
یِشْ لَهُ بِنْ ۔ ۔ ۔ ۔
وَ یِشْتَنَه مَزَل

تفسیر مذکور میں اس کا انگریزی ترجمہ یوں دیا گیا ہے:۔

BUT ACCORDING TO THE MIDRASH (GOD) SAID TO HIM, "GO FORTH FROM YOUR ASTROGICAL SPECULATION." FOR YOU HAVE SEEN BY THE PLANETS THAT YOU ARE NOT DESTINED TO RAISE A SON. ABRAM HAS NO SON BUT ABRAHAM WILL HAVE A SON. ..... AND YOUR DESTINY WILL BE CHANGED.

یعنی "اس آیت کے جو یہ الفاظ ہیں
"خدا اس کو باہر لے گیا اور
کہا کہ اب آسمان کی طرف
نگاہ کر اور ستاروں کو گن"
ان کی بجائے (یہودی روایات
کی مشہور کتاب) "مدرش"
کے مطابق "خدا نے ابراہیم
کہا۔ ہیئت و نجوم کی قیاس آرائیوں اور اندازوں کے فریب میں مت آ۔ کیونکہ ستاروں اور اجرام سماوی کے مطابق تو تو دیکھ چکا ہے کہ گویا تیرے ہاں بیٹے کا پیدا ہونا تیری قسمت میں نہیں لیکن یاد رکھ کہ گو ابرام (حضرت ابراہیم کا تورات کے بیان کے مطابق پہلا نام جسے اللہ تعالیٰ نے بعد میں بدل کر ابراہام کر دیا جسے قرآن کریم نے ابراہیم قرار دیا ہے) کے ہاں بیٹا نہ ہو مگر ابراہام کے ہاں ضرور بیٹا پیدا ہوگا۔ ۔ ۔ اور تمہاری قسمت بدل دی جائے گی"

(رشی کی عبرانی تفسیر تورات زیر آیت ۱۵/۵)

مدرش کے مندرجہ بالا حوالہ سے بھی قرآنی بیان کی صداقت اور اسکی سچائی عیاں ہوتی ہے

ماہنامہ "انصار اللہ"

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ماہنامہ "انصار اللہ" ایک بلند پایہ مذہبی اور علمی رسالہ ہے جسے ہر احمدی گھرانے میں موجود ہونا چاہیئے۔ یہ رسالہ چھوٹوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس کا سالانہ چندہ صرف دس روپے سالانہ مقرر ہے ازراہ کرم دس روپے بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ منیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ کے نام بھجوا کر ماہنامہ "انصار اللہ" کی خریداری قبول فرمادیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

جن خریداروں کا چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں یاد دہانی کے کارڈ بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ کرم کوشش فرمادیں کہ جلد از جلد اپنا چندہ بھجوا دیں۔ چندہ نہ ملنے کی صورت میں اگلا شمارہ بذریعہ وی۔ پی ارسال خدمت ہوگا۔

(منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

ضروری تصحیح

۱۱ مارچ کے الفضل صفحہ ۵ پر سو فی صدی ادائیگی وعدہ جات "صدر خدمت" کی فہرست نمبر ۳۸ کے سامنے محمد خیام صاحب منجانب چوہدری عبدالوہاب صاحب درج ہے۔ اصل نام یہ ہے۔

چوہدری محمد حسین صاحب منجانب چوہدری عبدالوہاب صاحب

۲۔ اسی طرح الفضل کی اشاعت ۱۲-۳-۵۹ میں والدہ صاحبہ مکرم خواجہ محمود احمد صاحب گوندل شائع ہو گیا ہے۔ اس کی جگہ مندرجہ ذیل نام پڑھا جائے۔ مکرم احمد محمود صاحب گوندل۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(مہتمم مال۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مستقل کمیشن پی اے ایف کی برانچوں میں

P.A.F. کی مختلف برانچوں میں مستقل کمیشن دیئے جانے کے سلسلہ میں P.A.F. کے انفارمیشن اور سلیکشن سنٹرز سے کوائف حاصل فرمائیں۔ امیدوار ابی لیے یا بی ایس سی۔ بی کام فرسٹ / سیکنڈ ڈویژن۔ عمر یکم اگست ۶۰ء کو ۱۸ اور ۲۲ سال کے درمیان۔ انٹرویو روزانہ صبح آٹھ بجے۔ آخری انٹرویو کی تاریخ ۲۲/۴۔ مزید تفاصیل P.A.F. کے سنٹروں سے حاصل کریں مثلاً پشاور۔ راولپنڈی لاہور لائلپور ملتان بہاولپور سکھر کوئٹہ حیدرآباد

ناظر تعلیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۰۳۳

میں محمود احمد سیال ولد چوہدری امان اللہ صاحب قوم جٹ سیال پیشہ تعلیم عمر سولہ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن جوڑا ضلع قصور حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۰۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد - محمود احمد سیال ولد امان اللہ صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ۔
گواہ شد - منیر احمد چوہدری زعیم ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد - ریاض محمود باجوہ ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۳۴

میں صفدر نذیر جاوید ولد چوہدری نذر محمد نذیر صاحب قوم سندھو پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد - صفدر نذیر جاوید ولد چوہدری نذر محمد نذیر صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ۔
گواہ شد - منیر احمد چوہدری زعیم ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد - ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۳۵

میں قریشی داؤد احمد ولد قریشی عبدالرزاق صاحب قوم قریشی پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن دولت پور ضلع سیالکوٹ حال ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۲۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد - قریشی داؤد احمد ولد قریشی عبدالرزاق صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد - منیر احمد چوہدری زعیم ناصر ہوسٹل ربوہ
گواہ شد - ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۳۶

میں مسعود احمد ولد محمد حسین صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۵ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد - مسعود احمد ولد محمد حسین صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ۔
گواہ شد - منیر احمد چوہدری زعیم ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد - ریاض محمود باجوہ جامعہ احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۲۳۰۳۷

میں میاں منیر احمد ولد میاں احمد دین صاحب قوم راجپوت پیشہ زرگری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۰ روپیہ بصورت زرگری ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد - منیر احمد ولد میاں احمد دین صاحب زرگر کنری پاک ریلوے روڈ۔ ضلع تھرپارکر سندھ۔
گواہ شد - مبشر احمد کاہلوں مربی سلسلہ احمدیہ کنری۔
گواہ شد - فضل الدین طارق موصی ۱۱۲۹۸ کنری۔

مسل نمبر ۲۳۰۳۸

میں شریفہ بی بی زوجہ میاں بڈھے خان صاحب قوم انصاری پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۱ء ساکن گڑھی شاہو لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی وزنی ۱ تولہ ۵ ماشہ مالیتی -/۷۰۰ روپے۔
۲- حق مہر -/۳۲ روپے
(حق مہر وصول کرکے خرچ کر چکی ہوں)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از بچگان ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - شریفہ بی بی زوجہ میاں بڈھے خان صاحب مکان نزد 58/B شیخ سردار سٹریٹ علامہ اقبال روڈ لاہور۔
گواہ شد - میاں بڈھے خاں خاوند موصیہ لاہور۔
گواہ شد کیپٹن ہدایت علی - میو روڈ۔ لاہور۔

شان رسول عربی
حضرت مسیح موعودؑ کے کلمات طیبات
مؤلفہ مولوی سلطان احمد فاضل
کاغذ عمدہ۔ چھپائی آفسٹ۔ قیمت -/۱۰ روپے
کلام مصلح - مرتبہ مبشر احمد راجیکی
کاغذ عمدہ۔ چھپائی آفسٹ۔ قیمت -/۵ روپے
(زیر اشاعت) مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں۔
ناشر محمد شریف خالد
مجلس تالیف و ترجمہ پاکستان ربوہ

سگریٹ تمباکو وغیرہ
کی عادت چھڑانے کے لئے ہماری خدمات
مفت حاصل کریں!
بذریعہ ڈاک لکھنے والے صاحبان واپسی لفافہ اور مبلغ تین روپے برائے ڈاک خرچ وغیرہ ساتھ بھیجیں۔
کیور ریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مسجد لنڈن میں ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر کامیاب مجلس مذاکرہ کا انعقاد

مختلف مذاہب کے نمائندگان کی تقاریر ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ خبر کی وسیع پیمانہ پر اشاعت

لنڈن سے مسجد فضل کے امام مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق نے بذریعہ کیبل گرام یہ اطلاع دی ہے کہ احمدیہ مسلم مشن لنڈن کے زیر اہتمام ایک نہایت کامیاب مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی جس میں ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر مختلف مذاہب کے نمائندگان نے تقاریر کیں اور جماعت احمدیہ کی ان خدمات کو سراہا جو وہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے سلسلے میں سرانجام دے رہی ہے۔ ریڈیو اور اخبارات نے اس مجلس مذاکرہ کے انعقاد کی خبر کو وسیع پیمانے پر نشر کیا۔ آمدہ کیبل گرام کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"لنڈن ۲۸ مارچ۔ کل بتاریخ ۲۷ مارچ احمدیہ مسجد فضل لنڈن میں ایک نہایت کامیاب مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی۔ پانچ صد سے زائد اصحاب اس میں شامل ہوئے جن میں ڈیڑھ صد غیر مسلم بھی تھے۔ اس مجلس میں بدھ مت، ہندو مت، سکھ مت، عیسائیت اور بعض دیگر مذاہب کے نمائندوں نے شامل ہو کر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اسلام کی نمائندگی محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور خاکسار نے کی۔ صدارت کے فرائض ریٹائرڈ ایر مارشل ظفر چوہدری نے سرانجام دیئے۔ مقامی ریڈیو نے اس موقع پر خاکسار کا ایک خاص انٹرویو بھی نشر کیا۔ بہت سے اخبارات کے نمائندوں کے علاوہ بی بی سی کا نمائندہ بھی موجود تھا۔ مقررین نے جماعت احمدیہ کی ان خدمات کو سراہا جو وہ اسلامی تعلیمات کی تبلیغ و اشاعت کے سلسلے میں سرانجام دے رہی ہے۔ الحمد للہ۔

(بشیر احمد رفیق امام مسجد لنڈن)"

اخبار احمدیہ

(بقیہ صـ۱)

خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہیں بلکہ ابتلاؤں کے ایام میں وہ خدا تعالیٰ کا زیادہ قرب حاصل کرتے ہیں۔ وہ زبان سے بھی ذکرِ الٰہی کرتے ہیں اور دل سے بھی یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت حاصل کر کے اس سے ذاتی تعلق قائم کرتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ذکرِ الٰہی سے کبھی غافل نہ ہوں اور اس کی توفیق کے لئے دعاؤں سے خدا کی مدد چاہیں۔ کیونکہ ہم نہ اپنے زور سے ذکرِ الٰہی کر سکتے ہیں اور نہ ہی دنیا کو اس کی طرف مائل کر کے اسے حقیقی اطمینان سے ہمکنار کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

مرکزی امتحانات خدام الاحمدیہ

امسال خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات ۲۰ اور ۲۲ مئی بروز جمعہ اور اتوار منعقد ہوں گے

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس مشاورت کا افتتاح (بقیہ صـ اول)

بڑھنے کا ایک حسین امتزاج ہمیں نظر آتا ہے۔ اس کا تسلسل آج مہدی موعود علیہ السلام کے ذریعہ پھر قائم کیا گیا ہے۔ دنیا میں اسلام کے حق میں بڑی واضح تبدیلی نظر آ رہی ہے مگر یہ تبدیلی تقاضا کرتی ہے کہ ہم دنیا کے موجودہ مسائل کو حل کرنے اور اس کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کرنے کے لئے اس کی صحیح راہنمائی کریں اور اس کے سامنے اسلام کی وہ حسین تعلیم پیش کریں جو قرآن کریم کی روشنی میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی کے طفیل اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کی ہے۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ ضرورت قرآن کریم اور دیگر اسلامی کتب کی وسیع اشاعت کی ہے تاکہ دنیا اپنے موجودہ مسائل کو حل کرنے کے سلسلے میں صحیح راہنمائی حاصل کر سکے۔

حضور نے فرمایا بیرونی ممالک کی جماعتوں کی ترقی اور ان کی بڑھتی ہوئی قربانیوں کے پیشِ نظر ہمیں بھی اب اپنی قربانیوں اور جدوجہد کی شکل کو بدلنا چاہیئے۔ جس ملک کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت کا مرکز بنایا ہے اس میں رہنے والے احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ بیرونی جماعتوں کے لئے نمونہ بنیں۔ ہمارا مرکز "عمل کا"، "نمونے کا"، پیار کا اور خیر خواہی کا مرکز ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے غلبہ کی جو بشارت دی ہے اس نے تو بہرحال پورا ہونا ہے مگر ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ اس بشارت کے پورا ہونے میں ہمارا بھی حصہ ہو۔ خدا کے کام تو بہرحال ہو کر رہیں گے مگر جو کام اس نے ہمارے سپرد کئے ہیں وہ بہرحال ہمیں نے کرنے ہیں اسلئے اپنے دامن کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھرنے کی کوشش کرو اور دعاؤں اور قربانیوں کے ذریعہ مسلسل جدوجہد کرتے چلے جاؤ تاکہ جلد از جلد ایک دفعہ پھر دنیا میں وہ عظیم انقلاب بپا ہو جائے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ اور اسلامی تعلیم کے مطابق اخوت، محبت، پیار، ہمدردی، بھلائی اور خیر خواہی پر مشتمل روحانی انقلاب ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

چار سب کمیٹیوں کا تقرر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس بصیرت افروز خطاب کے بعد ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز پر غور کرنے کے لئے حضور کے ارشاد پر مندرجہ ذیل چار سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ ان سب کمیٹیوں کے تقرر کے دوران محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائل پور کو حضور کے ساتھ بیٹھ کر صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

(۱) سب کمیٹی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ۔ حضور نے اس سب کمیٹی کے صدر محترم مرزا عبدالحق صاحب کراچی کو اور سیکرٹری محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد کو مقرر فرمایا۔

(۲) سب کمیٹی برائے میزانیہ تحریک جدید و وقفِ جدید۔ اس کے صدر حضور نے محترم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ساہیوال کو اور سیکرٹری محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول کو مقرر فرمایا۔

(۳) سب کمیٹی نظارت تعلیم و نظارت اشاعت لٹریچر۔ حضور نے اس کے صدر محترم راجہ غالب احمد صاحب اور سیکرٹری محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب کو مقرر فرمایا۔

(۴) سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ۔ اس کے صدر حضور نے مکرم رانا محمد خان صاحب بہاول نگر کو اور سیکرٹری مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب صدر مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی کو مقرر فرمایا۔

سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد پونے چھ بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

درخواستِ دعا

لاہور سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ اسلام افریقہ و جزائر فجی کے مثانہ کا اپریشن میو ہسپتال میں ہوا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مفت جنتری ۱۹۷۷ء مفید طبی معلومات کے ساتھ خط لکھ کر طلب کریں (مینیجر ناصر دواخانہ۔ گولبازار ربوہ)